© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

مکتوب مکشوف

از جناب مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

مولانا المکرم دام فضلکم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

گرامی نامہ ۔ نے مشرف فرمایا تھا جس کا اجمالی جواب بطور رسید اور وصولیابی والا نامہ ارسال کر چکا ہوں اس میں وعدہ کیا تھا کہ بعد میں حقیقت حال کا اظہار کروں گا مضمون ترجمان القرآن "فتنہ تکفیر" اول سے آخر تک پڑھا ۔ پرخلوص تنبیہی والا نامہ اور اس پرخلوص پرتذکیر مضمون پر دل سے شکریہ عرض ہے ۔ جناب نے حق نصیحت ادا فرمایا جزاکم اللہ عنا خیرا۔

فتویٰ معلومہ "الافصاح" کے سلسلہ میں سب سے اول علامہ سید سلیمان ندوی کا مضمون "غوغائے تکفیر" اس کے بعد جناب کا مضمون "فتنۂ تکفیر" اس کے بعد وہ سلسلہ مراسلت جو ابھی حال میں محترم بندہ جناب مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا سید سلیمان ندوی کے درمیان جاری ہے اس ناکارہ کی نظر سے گذرا ۔ تینوں تحریرات بحمد اللہ نیک نیتی اور انصاف و اخلاص سے پر ہیں اس لیے ناممکن تھا کہ قلب ان سے اثر لیے بغیر رہتا ۔ چنانچہ ہر سہ تحریرات کے مطالعہ سے ناگزیر ہو گیا کہ میں اپنی اس تحریر جو فتویٰ کی تائید میں لکھی گئی اور رسالہ الافصاح میں شائع ہوئی ہے نظر ثانی کروں ۔ تحریر مذکور کے الفاظ بجنسہ حسب ذیل ہیں ۔

"جو حالات و خیالات استفتاء میں ظاہر کیے گئے ہیں وہ سراسر منافیٔ دین و دیانت اور الحاد و زندقہ ہیں مجیب مصیب نے جو کچھ فتویٰ میں ظاہر فرمایا ہے وہ سراسر حق و صداقت ہے"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس مشروط عبارت میں حکم صرف اُن حالات وخیالات پر دائر ہے جو استفتاء میں ظاہر کیے گئے ہیں۔ اُن ہی خیالات کو الحاد و زندقہ اور اُن ہی خیالات کی صحت وقوع پر الافصاح کے فتویٰ کی تصویب کی گئی ہے۔ اس کا حاصل حقیقتاً وہی نکلتا ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں منقول ہے کہ "بہٖ کُفْرٌ دُوْنَ ھُوَ کَافِرٌ"۔ جناب نے بھی ترجمان القرآن کے اس مضمون محولہ بالا میں ص ۲۱ پر کفر و تکفیر کی بحث کرتے ہوئے یہی فرمایا ہے کہ اگر محتاط اہل علم نے کسی اہل قبلہ میں گمراہی کی کوئی بات دیکھی تو برملا کہا کہ "یہ کافرانہ اور ملحدانہ مقالات ہیں" یا "مشرکانہ اور کافرانہ اعمال ہیں" لیکن ان مقالات و افعال کے مرتکب کو "کافر یا مشرک کہہ دینے میں انہوں نے کبھی جرأت سے کام نہیں لیا"۔ احقر کی غرض بھی اس تائیدی عبارت سے اس کے سوا کچھ نہیں تھی جو جناب کا نظریہ اس مضمون سے واضح ہو رہا ہے۔ اس لیے اسے تکفیر اشخاص کے لیے استعمال کیا جانا کم از کم صاحب عبارت کی مراد سے بہت آگے بڑھ جانا ہے۔

عبارت کا موضوع لہٰذا صرف خیالات کو ملحدانہ ظاہر کرنا ہے اور بس۔ اور جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اصل مجیب کا بھی یہی مقصود ہے جیسا کہ عبارت فتویٰ سے ظاہر ہے۔

اب صرف دو چیزیں رہ جاتی ہیں ایک یہ کہ آیا ایسی عبارت اور خیالات ملحدانہ ہیں یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ یہ خیالات جو ان عبارات سے مفہوم ہو رہے ہیں مولانا شبلی اور مولانا حمید الدین رحمہما اللہ کے تھے بھی یا نہیں؟۔ سو ظاہر ہے کہ اس قسم کے خیالات کا ملحدانہ ہونا کھلا ہوا ہے جیسا کہ الافصاح میں سلف کی متعدد عبارتوں سے واضح کیا گیا ہے۔ نیز جناب کو اور علامہ سلیمان ندوی کو بھی ان خیالات کے ملحدانہ ہونے میں کلام نہیں ورنہ ان کے معارض دوسری عبارتیں پیش کر کے پہلی عبارتوں کی توجیہ نہ فرمائی جاتی بلکہ سیدھے طور پر خیالات کی تصویب کر دی جاتی۔ لہٰذا اس حد تک تو جناب کو بھی اس ناکارہ سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ نہ ان خیالات کے الحاد ہونے میں اور نہ ان خیالات و مقالات کو الحاد ظاہر کرنے میں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نزاعی چیز صرف یہ رہ جاتی ہے کہ اس قسم کے خیالات ان بزرگوں کے تھے بھی یا نہیں۔؟
ارباب فتوی نے مولانا شبلی کی الکلام اور علم الکلام وغیرہ کی عبارتیں دیکھکر تبادر مفہوم کیساتھ یہی سمجھا کہ یہ خیالات مولانا ممدوح کے تھے یہ مفہوم کسی ایک کا نہیں بلکہ متعدد اکابر علماء نے اور آج نہیں بلکہ بیسیوں برس پہلے جبکہ مولانا عماد الدین انصاری شیرکوٹی نے "علامۂ آخرالزمان" کے نام سے ایک رسالہ میں الکلام کی عبارتوں سے انہی خیالات کو مولانا شبلی کے عقائد سمجھا اور شائع کیا۔ نیز اسی الکلام وغیرہ کی عبارتوں سے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صدر جمعیۃ علماء ہند کو بھی یہی خیالات بصورت عقائد مفہوم ہوئے اور اسی کو انہوں نے شائع فرما کر شرعی حکم ظاہر فرمایا۔ بالکل اسی طرح آج بھی متعدد علماء نے وہی سمجھا جو تبادر کیساتھ پہلی جماعت نے سمجھا تھا جس سے یہ اندازہ لگا لینا کچھ دشوار نہیں کہ مولانا شبلی کی ان عبارتوں سے تبادر کے طریق پر اول وہلہ یہ خیالات بصورت عقائد ہی مفہوم ہوتے ہیں اور علماء کو اشکال میں ڈالتے ہیں۔ اور عوام تو نہ معلوم کس حد تک گمراہ ہو جاتے ہوں گے۔؟

ادھر جناب والا اور علامہ سید سلیمان ندوی الکلام کی دوسری عبارتیں نقل فرما کر یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ یہ مذکورہ خیالات خود مولانا شبلی کے نہ تھے بلکہ ان کے الفاظ میں ملحدوں کے خیالات تھے جو تردید کے لیے الکلام میں نقل کیے گئے ہیں۔ اب ارباب فتوی اور آپ حضرات کے یہ نظریے دیکھ لینے کے بعد عرض ہے کہ ان مذکورۂ الافصاح عبارتوں کا سیاق و سباق گو اس تفسیر سے آبی ہے جو جناب فرما رہے ہیں۔ نیز یہ دوسری معارض عبارتیں بھی خود ان پہلی عبارتوں کی تفسیر نہیں ہیں، تاہم معارض ضرور ہیں ادھر مولانا شبلی کی وہ آخری تحریر جو مولانا سید سلیمان نے "غوغائے تکفیر" میں شائع فرمائی ہے ان خیالات کی پوری تردید کر رہی ہے جو الکلام کی پہلی عبارتوں سے مفہوم ہوتے ہیں اس لیے احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اس آخری تحریر اور ان معارض عبارتوں کو پہلی عبارات کے لیے یا ناسخ سمجھا جائے یا ان کی تاویل۔ اور دونوں صورتوں میں عبارات الکلام کے ان مفہومات سے (جو بوجہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تبادر ذہن علماء کے لیے باعث خلجان بنے ہوئے ہیں، بمنزلہ رجوع کے ہوگی۔ اس لیے میں بھی اپنی اُس عبارت سے جس میں التزاماً کوئی تکفیر تھی ہاں لزوماً کفر ضرور تھا رجوع کرتا ہوں اُن خیالات کو الحاد کہتے ہوئے مولنا شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی آخری تحریر کی بنا پر ان خیالات سے بری سمجھتا ہوں۔

مگر آپ حضرات کے لیے مناسب بلکہ ضروری ہے کہ عبارات الکلام کی جن توجیہات کی طرف آپ حضرات کی توجہ اس فتوی کے سبب منعطف ہوئی اور آپ نے بعض عبارتیں ایسی پیش فرمائیں جو ابھی تک منظر عام پر نہ تھیں اب الکلام کے ساتھ بطور مقدمہ یا ضمیمہ ضرور شائع فرما دی جاویں تاکہ مصنف کے کلام کی توجیہ خود مصنف ہی کی عبارت سے لوگ سمجھ سکیں اور آیندہ کوئی مغالطہ میں مبتلا نہ ہو۔

اسی طرح مولنا حمید الدین صاحب کی جو زیر بحث عبارات اب تک منظر عام پر آئی ہیں اُن سے متبادر طریق پر وہی خیالات مفہوم ہوتے ہیں جو ارباب فتوی نے سمجھے ہیں۔ اگر وہ مفہوم غلط ہے جیسا کہ جناب اور مولنا سید سلیمان یہ کہکر ظاہر فرما رہے ہیں کہ وہ عبارات ایک خام یادداشت اور غیر صاف شدہ مسودہ سے لی گئی ہیں جو ناتمام اور ادائے مقصود میں کوتاہ ہیں تو اس کی ذمہ داری شائع کنندوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیا ضرورت تھی کہ ایسی ناتمام اور موہوم عبارتیں شائع کر کے عوام و خواص کو مغالطوں میں مبتلا کیا جائے۔

لیکن بہرحال جبکہ مولانا مرحوم کے متبعین اور صحبت یافتہ ان کی اصل مراد اور حقیقی خیالات کو براہ راست انہی سے سنکر ظاہر فرما رہے ہیں کہ وہ ان خیالات کو اپنے خیالات نہیں سمجھتے تھے جو ان ناقص عبارتوں سے مفہوم ہوئے اس لیے میں مولانا ممدوح کے حق میں بھی اس عبارت فتوی سے رجوع کرتا ہوں۔ مگر اس کے متعلق بھی وہی عرض ہے کہ اب ان عبارات کے ساتھ ایک ضمیمہ ضرور شائع کر دیا جائے جس میں ان خلل کا سد باب ہو جن سے ایسے مفہومات کو راہ ملے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں آخر میں جناب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب اور مولٰنا سید سلیمان نے ایک عالم اسلام کی جائز نصرت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے متعدد علماء امت کو بہت سے ایسے مفاسد سے بچا لیا جو غلط فہمی کی بنا پر است میں شائع ہوتے اور اس کا فتنہ خواص و عوام سب کی طرف رجوع کرتا۔ مگر اس بچاؤ کی بقا صرف اسی صورت میں ہے کہ الکلام اور اس مذکورہ خام یادداشت کا تتمہ او ضمیمہ جلد سے جلد شائع کر دیا جائے۔ والسلام مع الوف التحیۃ والاکرام۔

انا العبد الضعیف

محمد طیب غفرلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند

۲۵ رجمادی الثانیہ ۱۳۵۵ھ

بچوں کے لئے مفید کتابیں

سراپائے رسول اس مختصر سی کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک اور آپ کے عادات و خصائل لباس، معاشرت، اخلاق آداب و اطوار اور عام طرز زندگی کے متعلق تمام معلومات جمع کی گئی ہیں اور ان کو بہت سہل زبان اور دلکش انداز بیان میں لکھا گیا ہے بجیبی تقطیع پر بہت خوبصورت طبع ہوئی ہے۔

ہمارے نبی کے صحابہ اس کتاب میں صحابہ کرام کی زندگی کے سبق آموز واقعات نہایت سلیس زبان اور دلنشین انداز بیان کے ساتھ درج کئے گئے ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ بزرگوں کے اخلاق، دینداری حسن معاشرت اور نیک معاملات کا حال معلوم ہوتا ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

قیمت ۸ر حالی۔ ۲ر کلدار علاوہ محصول ڈاک

مسلمان بی بیاں یہ کتاب ہمارے نبی کے صحابہ" کی طرح صحابیہ خواتین کے حالات پر مشتمل ہے جس میں ان مقدس ہستیوں کی دینداری حسن اخلاق اور وفا شعاری زندگی میں ان کے نیک برتاؤ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں مسلمان بچیوں کے لئے یہ کتاب شمع ہدایت ہے اور بہت سادہ زبان میں لکھی گئی ہے قیمت ۸ر حالی ۲ر کلدار علاوہ محصول ڈاک۔ **دفتر ترجمان القرآن سے طلب کیجئے**

© rasailojaraid.com